REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

۱۷ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ ‖ ۲۵ ظہور ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۵ اگست ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۱۹۹

اخبار احمدیہ

جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل تفسیر القرآن کے کام میں مصروف ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۶ سیپارہ تک مکمل فرما چکے ہیں۔ احباب ان دنوں حضور کی صحت کاملہ اور اس کام کی بخیر و خوبی تکمیل کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو رات جیسے گزری آج حرارت کسی قدر زیادہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ بلڈ پریشر کی تکلیف میں بھی افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سویز کانفرنس کے نمائندہ وفد کی قیادت آسٹریلوی وزیر اعظم کریں گے

آسٹریلیا کے علاوہ وفد میں حبشہ، ایران، سویڈن اور امریکہ کے نمائندے بھی شامل ہوں گے

لنڈن ۲۴ اگست۔ مسئلہ سویز پر ایک ہفتہ کے غور و فکر کے بعد سویز کانفرنس کل یہاں ختم ہو گئی۔ حکومت مصر کے سامنے کانفرنس کے فیصلوں کی وضاحت کرنے کے لئے جو وفد قاہرہ جائے گا۔ آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر رابرٹ منزیز کو اس کا قائد منتخب کیا گیا ہے۔ روس، ہندوستان اور لنکا نے کانفرنس میں اس بات پر زور دیا کہ امریکی منصوبہ اور ہندوستانی تجاویز دونوں حکومت مصر کو پیش کی جائیں اور انہیں گفت و شنید کی بنیاد بنایا جائے۔ کانفرنس میں نیوزی لینڈ کے نمائندے نے تمام شریک ملکوں کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ان ملکوں نے آسٹریلیا، حبشہ، ایران، سویڈن اور امریکہ کے نمائندوں سے درخواست کی ہے کہ وہ وفد کی شکل میں قاہرہ جا کر مصر کی حکومت کو کانفرنس کے فیصلوں سے مطلع کریں۔ کانفرنس کے اختتام پر مسٹر منزیز نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس۔ فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو پینو اور برطانوی وزیر خارجہ سلوان لائڈ سے مشورہ کیا۔ بعد میں لنکاسٹر ہاؤس میں ان پانچوں ملکوں کے نمائندوں کا بھی اجلاس ہوا۔ جنہیں حکومت مصر کو کانفرنس کے فیصلوں سے مطلع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یاد رہے امریکی منصوبے کو کانفرنس کے ۲۲ ملکوں میں سے سترہ ملکوں کی حمایت حاصل ہے۔ اٹھارویں ملک سپین نے پہلے مشروط حمایت کا اعلان کیا تھا۔ لیکن بعد میں اس نے حمایت سے انکار کر دیا۔

صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا کے نومولود بچے کی وفات

ربوہ ۲۴ اگست۔ یہ خبر جماعت میں رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی چھوٹی صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا کے جو دو توام لڑکے پیدا ہوئے تھے ان میں سے چھوٹا بچہ جو بہت کمزور تھا مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۶ء کو ساڑھے نو بجے شب کے قریب لاہور میں فوت ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا کے دو توام بچے پیدا ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک ظاہری مماثلت پیدا ہو گئی تھی۔ کیونکہ حضور بھی توام پیدا ہوئے تھے۔ اور اب ان میں سے ایک بچہ کے فوت ہونے سے دوسری ظاہری مماثلت بھی قائم ہو گئی۔ کیونکہ حضور کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی بھی چند دن کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ خدا کرے کہ صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا کا دوسرا بچہ عمر پانے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم اور وارث بنے اور خاندان اور جماعت کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔ صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا لاہور میں بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب کرام دعا فرمائیں۔

بچہ کا جنازہ نصف شب کے قریب ربوہ پہنچ گیا تھا۔ آج صبح پونے آٹھ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد قبرستان غیر موصیان میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت میاں صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

ادارہ الفضل بچے کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ صاحبزادی صاحبہ کے دوسرے بچے کو اللہ تعالیٰ لمبی صحت اور اقبال والی عمر عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت [illegible] کا درخشندہ ستارہ بنائے۔ آمین

امریکی انتخابات کیلئے آئزن ہاور اور نکسن کی نامزدگی

سان فرانسسکو ۲۳ اگست کل رات یہاں ری پبلکن پارٹی کی کنونشن نے نومبر کے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے لئے صدر آئزن ہاور کو دوسری بار اپنا نمائندہ نامزد کر دیا نائب صدارت کے لئے مسٹر نکسن کو نامزد کیا گیا ہے۔ مسٹر آئزن ہاور کے حریف ڈیموکریٹک پارٹی کے مسٹر ایڈلائی سٹیونسن ہیں جنہیں آپ نے ۱۹۵۲ء میں شکست دی تھی۔

مصر کے لئے امریکی سامان پر پابندی

واشنگٹن ۲۴ اگست۔ امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے نے مصر جانے والا دو کروڑ ڈالر کی مالیت کا سامان روک لیا ہے۔ یہ سامان مصر کو اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت دیا جا رہا ہے۔ اور اس میں ریلوے انجن، مشینیں جانچ و تحقیق اور نہر کے استعمال کا دوسرا سامان شامل تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ امریکی حکومت نے ان فنی ماہرین کو بھی مصر جانے سے روک دیا ہے جو فنی امداد کے سلسلہ میں معمول کے مطابق امریکہ جانے والے تھے یہ قدم نہر سویز کے بحران کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ امریکی حکومت "انتظار کرو اور دیکھو" کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔

متروکہ جائداد کے معاوضے کا منصوبہ

کراچی ۲۴ اگست۔ حکومت نے بھارت میں چھوڑی ہوئی جائداد کے دعاوی کے تصفیہ کے لئے متروکہ منقولہ اداروں مکانوں اور دکانوں کی الاٹمنٹ کا جو منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس پر غور و خوض کے لئے لاہور اور کراچی میں مہاجرین کے لیڈروں کی دو کانفرنسیں طلب کی جائیں گی۔ جن کے بعد یہ منصوبہ مرکزی حکومت کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ کل کراچی میں محکمہ بحالیات کے اعلیٰ افسروں کی کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں کیا گیا ہے۔

پاکستانی وفد

دہلی ۲۳ اگست۔ وزیر صنعت و تجارت مسٹر حبیب رحمت اللہ آج بذریعہ طیارہ نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آپ یہاں سیلاب کی بین المملکتی کانفرنس میں پاکستانی وفد کی نمائندگی کریں گے۔

مصری حلقوں میں پاکستانی منصوبہ کا خیر مقدم

لنڈن ۲۳ اگست۔ سویز کے بارے میں مصری حلقوں نے پاکستانی منصوبہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ لنڈن میں پاکستانی ترامیم کی منظوری کو اس اسلامی ملک کی عظیم کامیابی تصور کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مصری حلقے خوش ہیں کہ پاکستان نے ایک کٹھن مرحلہ پر مصر کا ساتھ دیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اگست ۵۶ء

سیرت النبیؐ

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت زمانہ کا حال اللہ تعالےٰ نے اس طرح بیان فرمایا۔ کہ

ظہر الفساد فی البرّ والبحر

یعنی فساد بحر و بر میں ظاہر ہو رہا تھا۔ اگر ہم اس زمانہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ جہاں تک دین کا تعلق ہے۔ تمام دنیا میں بت پرستی پھیل رہی تھی۔ چین سے لے کر انگلستان تک اور روس سے لے کر جزائر الہند تک ہر طرف بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ ہندوستان میں حضرت گوتم بدھ کی تحریک براہمنزم کے ہاتھوں ختم ہو رہی تھی۔ بدھوں اور جینیوں نے جو اپنے بزرگوں کی پاک اور تپسیا کی زندگی کا تصور دلانے کے لئے مہاتما گوتم بدھ اور مہابیر کے مجسمے بنائے تھے۔ خود ان کی وجہ سے ہندوستان میں بت پرستی کو پہلے سے بھی زیادہ تقویت ہو گئی تھی۔ براہمنوں نے جو مندر تعمیر کئے۔ ان میں قسما قسم کے بت رکھے۔ جن کا نمونہ آج بھی بکثرت دیکھا جا سکتا ہے۔

چین اور جاپان میں بھی یہی عالم تھا۔ وسط ایشیا کی اقوام تو بالکل توہم پرستی کا شکار ہو رہی تھیں۔ ایران میں حضرت زرتشتؑ کی تعلیم آتشکدوں کی نذر ہو چکی تھی۔ ایشیائی اور یورپی عیسائیت دونوں میں بت پرستی کا رواج تھا۔ عرب کا حال وہی تھا۔ جو وسط ایشیا اور افریقہ کا تھا۔ صرف کعبۃ اللہ میں ۳۶۰ بت نصب تھے۔ یہ اس گھر کا حال تھا۔ جس کی بنیاد دعاؤں کے ساتھ ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے جاں نثار بیٹے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے رکھی تھی۔ وہ ابراہیمؑ جس نے الٰہی شہادت کے مطابق بت پرستی کا قلع قمع کرنے میں اپنی زندگی کو بھی خطرہ میں ڈال دیا تھا۔

ظاہر ہے۔ کہ بت پرستی کے ساتھ ساتھ تمام قسم کی اخلاقی کمزوریوں کا سر اٹھانا ضروری تھا۔ گناہ گناہ نہ رہا تھا۔ کیونکہ یہ خیال کہ بتوں پر چڑھاوے چڑھانے سے گناہ فوراً بخشوائے جا سکتے ہیں۔ بتکدوں کے پروہتوں نے لوگوں کے دلوں میں پوری طرح جاگزیں کر دیئے تھے۔ تاکہ اسی طرح لوگوں کے اموال ان کے ہاتھ لگیں۔ اس کا بڑی حد تک تصور ہم موجودہ مندروں اور خانقاہوں سے کر سکتے ہیں۔ آج خود مسلمانوں میں بھی سوادِ اعظم اگرچہ مٹی کے پتھر اور لکڑی کے بت نہیں پوجتا۔ لیکن مزاروں کی پرستش تقریباً انہی جذبات اور رسم و رواج کے ساتھ کی جاتی ہے۔ جو بت پرستی کا خاصہ ہیں۔ البتہ اسلام کی وجہ سے اتنا ضرور ہوا ہے۔ کہ مسلمان مٹی اور پتھر کے بتوں کو نہیں پوجتا۔ جیسا کہ ابھی تک بعض دیگر اقوام ہندو بدھ اور جینی وغیرہ اقوام کرتی ہیں۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اس وقت ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں تک دین کی روشنی کا تعلق ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت بت پرستی کی تاریکیوں میں گم ہو چکی تھی۔ انسانوں کی اخلاقی حالت بالکل تباہ ہو چکی تھی۔ زنا، چوری۔ ڈاکہ وغیرہ قسم کے جرائم عام تھے۔ اور اس وقت کی معلومہ دنیا کا کوئی کونا ایسا نہیں تھا۔ جہاں انبیا علیہم السلام کی آوردہ ہدایت کا نام و نشان بھی باقی رہا ہو۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ کی صفات دے کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ ہندوستان میں بھی یہی ہو رہا تھا۔ چین میں بھی یہی ہو رہا تھا۔ ایران میں بھی یہی ہو رہا تھا۔ عرب۔ افریقہ۔ یورپ الغرض تمام دنیا میں یہی ہو رہا تھا۔ کہ جو انبیا علیہم السلام وقتاً فوقتاً اقوام کی ہدایت کے لئے آئے۔ اصل خدا پرستی کی تعلیم تو غت ربود ہو چکی تھی۔ اس کی جگہ خود ان انبیاء علیہم السلام کو خدا بنا لیا گیا تھا۔

عرب میں اس وقت خالص بت پرستی کے علاوہ یہودیت اور نصرانیت بھی موجود تھی۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ان مذاہب کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ نصرانی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مقدسہ کے بت بنا کر پوجتے تھے۔ اور یہودی بھی عزیر وغیرہ نبیوں کو خدا سمجھتے تھے۔ موسوی شریعت طالمود ایسی کتب کے نذر ہو چکی تھی۔ شریعت کا صرف چھلکا رہ گیا تھا۔ جو رسم و رواج کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم بھی رسومات میں گم ہو چکی تھی

مدح نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

لَہٗ دَرَجٰتٌ فِی الْمَحَبَّۃِ تَامَّۃٌ
وہ نبی راہِ محبت میں اعلیٰ درجات کمال رکھتا ہے

لَہٗ لَمَعَاتٌ زَالَ مِنْھَا الْغَیْھَبُ
اور اسکی ایسی شعاعیں ہیں جو تمام تاریکیوں کو مات کرتی ہیں

ذُکَاءٌ مُنِیْرٌ قَدْ اَنَارَ قُلُوْبَنَا
وہ چمکنے والا آفتاب ہے جس نے ہمارے دلوں کو روشن کر دیا

وَلَہٗ اِلٰی یَوْمِ النُّشُوْرِ مُعَقِّبٌ
اور اس کے قیامت تک جانشین آتے رہیں گے

وَلِلّٰہِ اَلْطَافٌ عَلٰی مَنْ اَحَبَّہٗ
اور جو بھی نبی سے محبت کرتا ہے خدا اس پر اپنے الطاف نازل کرتا ہے

فَوَابِلُہٗ فِیْ کُلِّ قَرْنٍ یُّسَکَّبُ
اور اس کے فضل کی بارش ہر زمانہ میں برستی ہے

الغرض اس وقت دنیا کا وہی عالم تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا کہ

ظہر الفساد فی البر والبحر

یعنی نہ زمین پر امن تھا۔ اور نہ سمندر میں امن تھا۔ یہ عالم تھا۔ کہ مکہ کی وادی میں وہ آفتاب عالمتاب ظہور پذیر ہوا۔ جس نے اپنی تمازت سے نہ صرف مٹی پتھر کے بتوں کو پگھلا دیا۔ بلکہ دلوں میں بھی ان کو بھسم کر دیا۔

یہ وہ ذات اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھی۔ جس کا پیدائش کے وقت نام بڑوں نے "محمدؐ" رکھا تھا۔ اور آج صرف یہی ایک نام ہے۔ جس پر دن رات درود بھیجا جاتا ہے۔ اور جس کو لکھتے وقت ہر قلم سے بے اختیار "صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" بھی ساتھ ہی لکھا جاتا ہے۔ بے شک تمام انبیا علیہم السلام وحدانیت کا ہی پیغام لے کر آتے رہے ہیں۔ لیکن جس انداز سے یہ پیغام اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ دیا ہے۔ صفحہ دنیا سے قیامت تک مٹایا نہیں جا سکتا۔ وہ پیغام اس الکتاب کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ جو دنیا میں واحد کتاب ہے۔ جس کے زیر و زبر میں بھی چودہ سو سال کے عرصہ میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور آئندہ بھی قیامت تک تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور اسلام کے بڑے بڑے متعصب نکتہ چینوں کو بھی اسے تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ قرآن کریم ہی دنیا میں صرف ایک ایسا نوشتہ ہے۔ جو ہو بہو اور لفظ بلفظ اسی طرح ہمارے تک پہنچا ہے۔ جس طرح وہ نازل ہوا ہے۔ باقی سب پاک صحیفے بھی محرف ہو چکے ہیں۔ خود ان کے ماننے والوں کا اعتراف ہے۔ اور محقق ثابت کر چکے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے سوا کوئی الٰہی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ جو بعینہٖ اسی طرح ہم تک پہنچی ہو۔ جس طرح وہ پہلے پیش کی گئی تھی۔

یہ ایک زندہ معجزہ ہے۔ جس کو ہر کوئی اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔ الغرض سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انبیاءؑ میں بھی اس شان کے نبی ہیں۔ کہ آپ کی آوردہ تعلیم ہی اب ہمیشہ تک بغیر کسی کھوٹ کے چل رہی ہے۔ اور چلتی رہے گی۔ پھر قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے۔ جس پر خود اس ذات اقدسؐ نے عمل کر کے دنیا کے سامنے نمونہ قائم کیا۔ اس طرح آپ کی سنت بھی قرآن کریم کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ایک عظیم معجزہ ہے۔ کہ یہ تعلیم عین انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ قابل عمل ہے۔ محض خیالی نظریات کا پلندہ نہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی شان میں فرمایا کہ:۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس نے ان پڑھوں کے درمیان ہی میں سے یہ رسول مبعوث کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات انہیں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ حالانکہ پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

اسی ایک آیت سے ہی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی حیات پاک کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوسری جگہ آپ کی نسبت فرمایا ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا ہے خلقہ القرآن، یعنی آپ کے اخلاق وہی تھے۔ جو قرآن کریم نے سکھائے ہیں۔ الغرض قرآن و سنت سے آپؐ کی حیات پاک کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ اور آپؐ کی سیرت عالیہ پر رہنمائی کے لئے آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ جو لوگ سنت و حدیث کو بیکار سمجھتے ہیں ان کی محرومی ظاہر ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے متعلق مجموعی شہادت وہ ہے۔ جو آپ کی قوم نے دی کہ آپ کی نبوت کے دعوےٰ سے پہلے آپ کی قوم نے آپ کا نام امین اور صدیق رکھا۔ (سیرت ابن ہشام)

دنیا میں ایسے لوگ بہت ہوتے ہیں جن کو کسی کڑی آزمائش میں سے گزرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ ہاں معمولی آزمائشوں میں سے وہ گزرتے ہیں۔ اور ان کی امانت قائم رہتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی قوم ان کو کوئی خاص نام نہیں دیتی۔ اس لئے کہ خاص نام اسی وقت دیئے جاتے ہیں جب کوئی شخص کسی خاص صفت میں دوسرے تمام لوگوں پر فوقیت لے جاتا ہے۔ لڑائی میں شامل ہونے والا ہر سپاہی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ لیکن نہ انگریزی قوم ہر سپاہی کو دکٹوریہ کراس دیتی ہے۔ نہ جرمن قوم ہر سپاہی کو آئرن کراس دیتی ہے۔ فرانس میں علمی مشغلہ رکھنے والے لوگ لاکھوں ہیں۔ لیکن ہر شخص کو لیجن آف آنر (Legion of Honour) کا فیتہ نہیں ملتا پس محض کسی شخص کا امانت دار اور صادق ہونا اس کی عظمت پر خاص روشنی نہیں ڈالتا لیکن کسی شخص کو ساری قوم کا امین اور صدیق کا خطاب دے دینا ایک غیر معمولی بات ہے۔ اگر مکہ کے لوگ ہر نسل کے لوگوں میں سے کسی کو امین اور صدیق کا خطاب دیا کرتے۔ تب بھی امین اور صدیق کا خطاب پانے والا بہت بڑا آدمی سمجھا جاتا۔ لیکن عرب کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ عرب لوگ ہر نسل میں کسی نہ کسی آدمی کو یہ خطاب نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں صرف ایک ہی مثال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملتی ہے۔ کہ آپ کو اہل عرب نے امین اور صدیق کا خطاب دیا۔ پس عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں قوم کا ایک ہی شخص کو امین اور صدیق کا خطاب دینا بتاتا ہے کہ اس کی امانت اور اس کا صدق دونوں اتنے اعلےٰ درجہ کے تھے کہ ان کی مثال عربوں کے علم میں کسی اور شخص میں نہیں پائی جاتی تھی۔ عرب اپنی باریک بینی کی وجہ سے دنیا میں ممتاز تھے۔ پس جس چیز کو وہ نادر قرار دیں۔ وہ یقیناً دنیا میں نادر ہی سمجھے جانے کے قابل تھی۔

خدا تعالےٰ سے محبت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ باوجود بہت بڑی جماعتی ذمہ واری کے دن اور رات آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ نصف رات گزرنے پر آپ خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک عبادت کرتے چلے جاتے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ اور آپ کے دیکھنے والوں کو آپ کی حالت پر رحم آتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ایسے ہی موقعہ پر کہا۔ یا رسول اللہ آپ تو خدا تعالےٰ کے پہلے ہی مقرب ہیں۔ آپ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ افلا اکون عبداً شکوراً۔ جب یہ بات سچی ہے کہ خدا تعالےٰ کا میں مقرب ہوں۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کر کے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا ہے۔ تو کیا میرا یہ فرض نہیں کہ جتنا ہو سکے میں اس کا شکریہ ادا کروں۔ کیونکہ آخر شکر احسان کے مقابل پر ہی ہوا کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ پر توکل

خدا تعالےٰ پر توکل کا یہ حال تھا۔ کہ جب ایک شخص نے اکیلے پا کر آپ پر تلوار اٹھائی۔ اور آپ سے پوچھا اب کون تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ اس وقت باوجود اس کے کہ آپ بے ہتھیار تھے اور لیٹے ہوئے ہونے کے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ نہایت اطمینان اور سکون سے آپ نے جواب دیا "اللہ" یہ لفظ اس یقین اور وثوق سے آپ کے منہ سے نکلا کہ اس کافر کا دل بھی آپ کے ایمان کی بلندی اور آپ کے یقین کے کامل ہونے کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ اور وہ جو آپ کو قتل کرنے کے لئے آیا تھا۔ آپ کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا ہو گیا (مسلم جلد ۲ کتاب الفضائل) خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں انکساری کی یہ حد تھی۔ کہ جب آپ سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالےٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے۔ تو آپ نے فرمایا نہیں نہیں میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانک لے تو یہی ایک صورت ہے۔ (بخاری کتاب الرقاق)

تحمّل

تحمّل آپ میں اس قدر تھا کہ اس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالےٰ نے بادشاہت عطا فرما دی تھی۔ آپ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے۔ اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کی بجائے آپ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یا رسول اللہ کہہ کر بلاتے تھے۔ اور غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپ کا ادب و احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمدؐ کہہ کر بلانے کے ابو القاسم کہہ کر بلاتے تھے جو آپ کی کنیت تھی (ابو القاسم کے معنے ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا۔ اور اس نے آپ سے آ کر بحث شروع کر دی بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا اے محمدؐ بات یوں ہے۔ اے محمدؐ بات یوں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بغیر کسی انقباض اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر

محمد خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

— (از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) —

سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قوےٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا۔ اور انسان کامل کہلایا...

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا۔ تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین
و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(اتمام الحجہ ص ۲۸)

صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا۔ اور اس نے یہودی سے کہا۔ کہ خبردار آپ کا نام لے کر بات نہ کرو۔ تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے۔ تو کم سے کم ابوالقاسم کہو۔ یہودی نے کہا۔ میں تو وہی نام لوں گا۔ جو ان کے ماں باپ نے ان کا رکھا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرائے۔ اور اپنے صحابہؓ سے کہا۔ دیکھو یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرے ماں باپ نے میرا نام محمدؐ ہی رکھا تھا۔ جو نام یہ لینا چاہتا ہے۔ اسے لینے دو۔ اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

انصاف

انصاف اور عدل آپ کے اندر اتنا پایا جاتا تھا۔ کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ عربوں میں لحاظ داری اور سفارش کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے۔ اس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں۔ اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ ایک بڑے خاندان کی کسی عورت نے کسی دوسرے کے مال کو ہتھیا لیا تھا۔ جب حقیقت کھل گئی۔ تو عربوں میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ایک بہت بڑے معزز خاندان کی ہتک ہوتی انہیں نظر آئی۔ انہوں نے چاہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے یہ درخواست پیش کریں۔ کہ اس عورت کو معاف کر دیا جائے۔ اور تو کسی شخص نے جرأت نہ کی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عزیز اسامہ بن زید کو لوگوں نے چُنا اور انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس عورت کی سفارش کریں۔ اسامہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بات شروع ہی کی تھی۔ کہ آپؐ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ اسامہ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ پہلی قومیں اسی طرح تباہ ہوئیں۔ کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں۔ اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر میری اپنی بیٹی فاطمہؓ بھی اس قسم کا جرم کرتی۔ تو میں اسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ یہ واقعہ پہلے گذر چکا ہے۔ کہ بدر کی جنگ میں جب حضرت عباسؓ قید ہوئے۔ تو ان کے کراہنے سے آپؐ کو تکلیف محسوس ہوئی۔ لیکن جب صحابہؓ نے آپؐ کی تکلیف دیکھ کر حضرت عباسؓ کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار یا تو میرے چچا عباسؓ کو بھی پھر رسیوں سے باندھ دو۔ اور یا سارے قیدیوں کی رسیاں کھول دو۔ صحابہؓ کو چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکلیف کا احساس تھا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے۔ لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں۔ چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں انہوں نے کھول دیں۔

جذبات کا احترام

اپنے تو اپنے غیروں کے جذبات کا احترام بھی آپؐ بہت زیادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی آپؐ کے پاس آیا۔ اور اس نے آکے شکایت کی کہ دیکھئے حضرت ابوبکرؓ نے میرا دل دکھایا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کو خدا نے موسیٰؑ سے افضل بنایا ہے۔ اس بات کو سنکر میرے دل کو تکلیف پہنچی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر ان سے پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ اس شخص نے ابتدا کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ میں موسیٰؑ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کو خدا نے ساری دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس پر میں نے بھی کہا۔ کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کو خدا نے موسیٰؑ سے افضل بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہیئے۔ مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ آپؐ اپنے آپ کو موسیٰؑ سے افضل نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ یہ فقرہ کہنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے موسیٰؑ پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ یہودیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

آپ ہمیشہ غرباء کے حالات کو درست رکھنے کی کوشش رکھتے۔ اور ان کو سوسائٹی میں مناسب مقام دینے کی سعی فرماتے۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک امیر آپ کے سامنے سے گذرا آپؐ نے ایک ساتھی سے دریافت کیا۔ کہ اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا۔ یہ معزز اور امیر لوگوں میں سے ہے۔ اگر یہ کسی لڑکی سے نکاح کی خواہش کرے۔ تو اس کی درخواست قبول کی جائے گی۔ اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے۔ تو اس کی سفارش مانی جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بات سن کر خاموش رہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جو غریب اور نادار معلوم ہوتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ساتھی سے پوچھا۔ تمہاری اس کے بارہ میں کیا رائے ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہؐ یہ غریب آدمی ہے۔ اور اس لائق ہے۔ کہ اگر یہ کسی کی لڑکی سے نکاح کی درخواست کرے۔ تو اس کی درخواست قبول نہ کی جائے۔ اور اگر سفارش کرے۔ تو اس کی سفارش نہ مانی جائے۔ اور اگر یہ باتیں سنانا چاہے۔ تو اس کی باتوں کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ یہ سن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اس غریب آدمی کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ کہ ساری دنیا سونے سے بھر دی جائے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والوں کا احترام

آپ ان لوگوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ کہ جو بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنا وقت خرچ کرتے تھے۔ جب طی قبیلہ کے لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لڑائی کی۔ اور ان میں سے کچھ لوگ گرفتار ہو کر آئے۔ تو ان میں حاتم جو عرب کا مشہور سخی گزرا ہے۔ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جب اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے یہ ذکر کیا۔ کہ وہ حاتم کی بیٹی ہے۔ تو آپؐ نے نہایت ہی ادب اور احترام کا معاملہ اس سے کیا۔ اور اس کی سفارش پر اس کی قوم کی سزائیں کو معاف کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ سیرۃ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ)

صبر

آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مومن کے لئے تو دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اور سوائے مومن کے یہ مقام اور کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اگر اسے کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ تو وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ صبر کرتا ہے۔ اور اس طرح بھی خدا تعالےٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے (مسلم) جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا۔ اور آپ بیماری کی تکلیف کی وجہ سے کراہ رہے تھے۔ تو آپؐ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک دفعہ بے تاب ہو کر کہا۔ آہ مجھ سے اپنے باپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنا۔ تو فرمایا صبر کرو۔ آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ (بخاری) یعنی میری تکالیف اسی دنیا کی زندگی تک محدود ہیں۔ آج میں اپنے رب کے پاس چلا جاؤں گا۔ جس کے بعد میرے لئے تکلیف کی کوئی گھڑی نہیں آئے گی۔

اسی سلسلہ میں یہ واقعہ بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ ہمیشہ وبائی بیماریوں میں ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگ جانا ناپسند فرماتے تھے۔ کیونکہ اس طرح ایک علاقہ کی بیماری دوسرے علاقہ میں پھیل جاتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اگر ایسی بیماری کے علاقہ میں کوئی شخص صبر سے بیٹھا رہے۔ اور دوسرے علاقوں میں وبا پھیلانے کا موجب نہ بنے۔ تو اگر اسے موت آئے گی۔ تو وہ شہید ہو گا۔ (بخاری کتاب الطب)

مذہبی رواداری

آپ مذہبی رواداری پر نہایت زور دیتے تھے۔ اور خود بھی اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس بارہ میں دکھاتے تھے۔ یمن کا ایک عیسائی قبیلہ آپ سے مذہبی تبادلۂ خیال کرنے کے لئے آیا۔ جس میں ان کے بڑے بڑے پادری بھی تھے۔ مسجد میں بیٹھ کر گفتگو شروع ہوئی۔ اور گفتگو لمبی ہو گئی۔ اس پر اس قافلہ کے پادری نے کہا۔ اب ہماری نماز کا وقت ہے۔ ہم باہر جا کر اپنی نماز ادا کر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مسجد میں ہی اپنی نماز ادا کر لیں۔ آخر ہماری مسجد خدا کے ذکر ہی کے لئے بنائی گئی ہے۔ (زرقانی)

وفائے عہد

وفائے عہد کا آپؐ کو اس قدر خیال تھا۔ کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایک ایلچی آپؐ کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا۔ اور آپؐ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں۔ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یہ مناسب نہیں۔ تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مقرر ہو کر آئے ہو۔ اسی حالت میں واپس جاؤ۔ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے۔ تو دوبارہ آکر اسلام قبول کرو۔ (ابوداؤد باب الوفا بالعہد)

(دیباچہ تفسیر القرآن)

نمایاں کامیابی

لاہور ۱۶ اگست۔ گوجرانوالہ سے عزیزہ نسیم نصرت صاحبہ بنت شیخ عبدالقیوم خاں صاحب (مرحوم) بٹالوی اس دفعہ ادیب فاضل کے امتحان میں ۳۱۲ نمبر لیکر طالبات میں سے یونیورسٹی بھر میں اول رہیں۔ تمام امیدواروں میں سے آپ پانچویں نمبر پر رہی ہیں۔ یاد رہے اس دفعہ ادیب فاضل کا نتیجہ آٹھ فی صدی نکلا ہے۔ محترمہ نسیم نصرت صاحبہ گذشتہ سال ایس وی کے امتحان میں صوبہ بھر میں اول رہی تھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس کامیابی کو مستقبل کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور ہر لحاظ سے بابرکت ثابت کرے۔

موجودہ فتنہ منافقین کے متعلق مخلصین جماعت کے خطوط اور خوابیں

موجودہ فتنہ منافقین کے سلسلے میں مخلصین جماعت کے خطوط کثرت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں آ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد خطوط پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ چند ایک مزید خطوط درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ان خطوط میں بعض خوابیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ انہیں ظاہر پر محمول نہیں کرنا چاہیئے۔ اکثر اوقات ان میں جو نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ تعبیر اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اس خواب کا ذکر ہے کہ سات دبلی گائیوں نے سات موٹی گائیوں کو کھا لیا۔ اور اس کی تعبیر یہ تھی کہ سات سال پیداوار زیادہ ہو گی اور اس کے بعد سات سال شدید قحط پڑے گا۔

مندرجہ ذیل خط حمید ڈاڈھا جس کا ذکر کئی شہادتوں میں آ چکا ہے اس کے والد محمد بخش صاحب پنشنر ساکن اوڈھرہ حال چک $\frac{168}{7.R}$ ضلع بہاولنگر کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ اس خط کے ملاحظہ کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"صاحب خط کو میں جانتا ہوں مخلص آدمی ہیں اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے رشتہ دار ہیں ممکن ہے یہی سبب ان کی تباہی کا موجب ہوا ہو۔ گو مولوی صاحب مرحوم اپنی ہر عزت سلسلہ سے وابستہ سمجھتے تھے لیکن ان کی اولاد میں سے بعض میں فرعونیت کا کیڑا داخل ہو گیا ہے اور وہ باقیوں کو بھی خراب کر رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی اولاد کو کامیاب کریگا۔ جو آقا یا اسکی اولاد کو کامیاب کرے گا جو غلامی میں فخر سمجھتا تھا۔

آقا اور غلام میں اتنا فرق ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آقا تھے۔ مگر محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور فرماتے تھے سہ

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

لیکن حضرت خلیفہ اول آپ کے غلام تھے۔ اُن کی اولاد یہ دعوے کر کے باہر نکلی ہے کہ ہم مسیح موعود کی اولاد کو نیست و نابود کر دیں گے یا کم سے کم ایک حصے کو۔ گو جس حصہ پر ان کو اعتماد ہے وہ بھی انشاء اللہ امام حسین کے بھائیوں کی طرح اپنے آپ کو احمدیت کے ستون کو قائم رکھنے کے لئے قربان کر دے گا۔"

نقل خط محمد بخش صاحب پنشنر

بخدمت حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز خادم حضور اور اس کے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر عہد کرتے ہیں کہ ہم حضور کے بدستور وفادار ہیں۔ اور بفضل خداوفادار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس عہد پر ہمیشہ رہنے کی توفیق بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ سے حضور کی صحت و عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ عاجز کا گھر موضع اوڈھرہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا ہے۔ عاجز حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ کا رشتہ دار ہے اور حکیم میاں شیر محمد صاحب رضؓ مرحوم جو صحابہ میں سے تھے ان کا داماد ہے۔ حکیم صاحب مولوی شیر علی صاحب کے حقیقی چچا تھے۔

افسوس سے تحریر کرتا ہوں کہ بدقسمتی سے میرے بیٹے عبدالحمید کا نام بھی ۳۰ جولائی کے الفضل میں آیا ہے۔ حضور کی کمزوری و فرصت کا خیال کرتے ہوئے زیادہ تحریر نہیں کرتا۔ صرف واسطہ اللہ تعالیٰ کا دیتا ہوں اور خاص کر اللہ تعالیٰ کے الہامات کا کہ (۱) اللہ تعالیٰ کا سایہ اس کے سر پر ہو گا (۲) وہ دل کا حلیم ہو گا کا واسطہ دے کر دست بستہ عرض پرداز ہوں کہ عبدالحمید کو معافی فرما دیں۔ میں نے اسکو تاکیدی خط عاجزانہ معافی لینے کے بارے تحریر کیا ہے۔ اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ دریافت پر سچی بات اور سچ عرض کرے اور آئندہ فتنہ پرداز لوگوں کے نزدیک نہ جاوے اللہ تعالیٰ اسکو توبہ کی توفیق بخشے۔ عاجز عمر رسیدہ ہو چکا ہے۔ بیٹے کی اس اطلاع پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آمین

حضور اقدس میری عاجزانہ عرض پر عبدالحمید کو معافی فرما دیں۔ انشاء اللہ آئندہ ان شرانگیز لوگوں سے اجتناب کرے گا۔

خاکسار خادم محمد بخش گرداور پنشنر ساکن اوڈھرہ حال چک $\frac{168}{7.R}$ ڈاکخانہ فقیروالی۔ ضلع بہاولنگر
۷-۸-۵۶

ایک شہادت

مکرم سید مسعود احمد صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:-

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) غالباً چار سال کا ذکر ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی علی محمد صاحب اجمیری میرے ساتھ باتیں کرتے کرتے ربوہ کی آبادی سے باہر چلے گئے۔ وہاں کچھ دیر تو وہ حضور کی جلسہ سالانہ والی تقریر کا استہزاء کے رنگ میں ذکر کرتے رہے مفہوم یہ تھا کہ حضور تقریر کے دوران میں بعض لطیفے اور چٹکلے بیان کرتے ہیں جس کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بعد بات بدل کر اس طرف آ گئے کہ یہ خیال کہ خلیفہ کی صورت میں اپنے منصب سے سوائے وفات کے نہیں ہٹ سکتا درست نہیں اگر خلیفہ اپنی مرضی سے خلافت سے دستبردار ہونا چاہے تو اس صورت میں اس کے اپنے منصب سے ہٹ جانے کا امکان ہے۔ ممکن ہے وہ کچھ اور بھی کہتے لیکن میں اس تمام عرصہ میں سختی سے ان کے خیالات کی تردید کرتا رہا۔ جس پر انہوں نے بات لمبی نہیں کی۔ اس وقت میرا تاثر یہ تھا کہ یہ باتیں مولوی صاحب یہ مقصد ذہن میں رکھ کر کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اپنا ہم خیال بنایا جائے۔

(۲) اس زمانہ کے قریب مرزا محمد لطیف اکبر مبلغ راولپنڈی کے ذریعہ میں نے سنا کہ راولپنڈی میں بعض لوگ عزل خلیفہ کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ابن حکیم قطب الدین صاحب مرحوم اور محمد یونس ابن ڈاکٹر محمد اسمٰعیل کا نام لیا کہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ مولوی علی محمد صاحب اجمیری بھی ایسی مجالس میں شریک ہوتے ہیں۔

کچھ دن ہوئے میں نے مرزا محمد لطیف صاحب اکبر کو لکھا تھا کہ انہیں اس بارہ میں جو معلومات ہیں وہ حضور کی خدمت میں لکھ دیں۔ ان کا جواب آیا ہے کہ وہ اس بارہ میں حضور کو لکھ چکے ہیں۔ سید مسعود احمد

مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا۔

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفضل میں فتنہ کی بابت حضور کا اعلان پڑھا۔ سخت روحانی تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی و کامران اور کامیاب زندگی عطا کرے۔ انہی دنوں میں نے اور ذکیہ نے رو پر تلے اس قسم کی خوابیں دیکھیں جن کی وجہ سے حضور کی بابت اور جماعت کے لئے بہت فکر تھی۔

میں نے پہلی دفعہ خواب میں دیکھا کہ میں پستول چلا رہا ہوں اور حضور کو کچھ خطرہ ہے۔ میری پستول میں روک پیدا ہو گئی ہے۔ پھر میں نے رائفل چلانی شروع کر دی پھر نظارہ بدلا اور دیکھا کہ حضور پردے سپاہیوں والا لباس پہنے ہوئے ہیں اور ایک لمبا چوغہ پہنا ہوا ہے۔ اور حضور تیزی سے لوگوں کو حکم دے رہے ہیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ بہت دیر سے آئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب تو میں بھی تیار ہو گیا ہوں پھر عید سے پہلے دیکھا کہ حضور کو کچھ خطرہ ہے۔ جس کا ذکر میں نے اپنے خط میں کر دیا تھا۔

ذکیہ بیگم نے خواب میں عید سے چند روز پہلے دیکھا کہ وہ خود اور قدسیہ کسی جگہ سے گزر رہی ہیں۔ ان کو زمین پر سے ایک رقعہ ملا ہے جس میں کسی سازش کا انکشاف ہے۔ اتنے میں سامنے سے حضور آتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "یہ انقلاب کا وقت ہے" مگر ذکیہ بیگم محسوس کرتی ہیں کہ یہ خون ریز انقلاب نہیں ہے۔ بلکہ کوئی جماعتی بات ہے اور انقلاب سے "دنیا ہمارے لئے بہتر ہے"۔ ذکیہ مرزا مجید احمد کو وہ سازشی رقعہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ انقلاب کا اعلان کرو۔ کیونکہ اب ہمارے ہاتھ میں بات ہے (یعنی رقعہ ہمارے ہاتھ ہے) لیکن مرزا مجید احمد کہتے ہیں کہ میں کل اعلان کروں گا۔ مگر ذکیہ کہتی ہیں کہ دیر کرنے سے کہیں موقعہ ہمارے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ مگر مرزا مجید احمد کل کو اعلان کرنے پر مصر ہیں۔

خاکسار مرزا داؤد احمد

درخواست دعا

میں عرصہ تین سال سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوں۔ تشخیص سے معلوم ہوا ہے کہ بڈول کی ٹی بی ہے۔ احباب میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد شریف ربوہ محلہ دارالرحمت غربی)

مقررہ وقت گذر جانے کے بعد سستی کرنیوالے

فرمایا:۔ " مجھے افسوس ہے بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ چونکہ اب مقررہ وقت گذر گیا ہے اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گذر جانے سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں لیکن میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے۔"

" حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے محروم رہتے ہیں وہ بعد میں اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں تو بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔"

(اب کوتاہی کا ازالہ یہ ہے کہ وعدہ کی مقدار کے لحاظ سے اس میں اضافہ کر کے ادا کریں۔ یا مثلاً ستمبر یا اکتوبر میں دینا ہے تو اب اس ماہ میں دیدیں۔ یہ بھی وقت سے پہلے دینا بھی کوتاہی کا ازالہ بھی ہے۔ وکیل المال)

" لیکن کوتاہی کا ازالہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سوائے اس کے کوشش کریں اس مہینہ میں ان کا چندہ ادا ہو جائے (اگست میں) اگر اس میں ادا نہ کر سکیں تو اگلے مہینہ میں ادا کرنے کی کوشش کریں تا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان لوگوں میں شامل ہوں جو مسابقت کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"

وہ احباب جو باوجود جدوجہد کے ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پڑھیں اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنا وعدہ اسی ماہ میں پورا کر دیں ورنہ اگلے مہینے میں تو ضرور سو فیصدی ادا ہو جائے۔ کیونکہ ۳۰ ستمبر کو "تحریک جدید ڈے" بھی منایا جا رہا ہے۔ اس تاریخ کے مقرر کرنے کی ایک بڑی غرض وعدوں کا سو فیصدی پورا ہونا بھی ہے۔ کیونکہ ابھی بہت بڑی رقم ہے جو قابل ادا ہے عام طور پر وصولی ۷۰ فیصدی تک ہے پس ابھی ۳۰ فیصدی اور کام پڑا ہے اور وقت بہت کم ہے۔ اسی واسطے جلسہ کی تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

نظارت ہذا کو سابق صوبہ سندھ کی کئی جماعتوں کی طرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشر ایک ترجمہ والا قرآن مجید شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کے لئے پیشگی قیمت وصول کر رہے ہیں۔ لیکن وہ یہ قرآن مجید کی بجائے اسے چندہ کا نام دیتے ہیں۔ اور اس کی وصولی کے لئے اصرار کرتے ہیں اور ان کی باتوں سے لوگ یہ اثر لیتے ہیں کہ انہیں ایسا چندہ جمع کرنے کے لئے مرکز کی طرف سے اجازت ہے۔

سو تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشر کو مرکز کی طرف سے اس کام پر مقرر نہیں کیا گیا۔ اس غرض کے لئے چندہ جمع کرنے کی خاطر انہیں نظارت بیت المال سے اجازت بھی نہیں ہے۔ یہ ان کا ذاتی کام ہے۔ اور چونکہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس لئے جن احباب کو ان کے اس کام سے دلچسپی اور ہمدردی ہو اور وہ ان کے مجوزہ ترجمہ کی قیمت پیشگی ادا کرنے کی توفیق رکھتے ہوں تو ان کا یہ لین دین ذاتی ہوگا۔ اور ایک دوسرے کے اعتماد اور بھروسہ پر ہونا چاہیئے نظارت بیت المال کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ البتہ یہ بات احباب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ مولوی صاحب موصوف کو اس غرض کے لئے چندہ جمع کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

زعماء صاحبان انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بتاریخ ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جو انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔ انصار کی مجلس شوریٰ کے لئے اگر کوئی تجویز بھجوائی جانے والی ہو تو مقامی مجلس انصار اللہ میں پیش کر کے یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دی جائے۔ تا مرکزیہ مجلس انصار اللہ بعد غور ایسے ایجنڈا میں درج کر سکے۔ کافی عرصہ پہلے اطلاع دی جا رہی ہے۔ تنگ وقت میں تجاویز بھجوانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مساجد ممالک بیرون، وکلاء و ڈاکٹر صاحبان

بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کا سوال نہایت اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ شرک کے مراکز میں توحید کا نعرہ دن میں پانچ بار بلند کرنا بذات خود ایک ایسا کام ہے جس کے ذریعہ روحانیت کی رَو چلا کر خدا تعالیٰ کی بھولی بھٹکی مخلوق کے منقطع شدہ تعلقات کو پھر تعلق باللہ کے رنگ میں ڈھالا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں ایک نہایت ہی عمدہ اور آسان لائحہ عمل نمائندگان کے سامنے رکھا۔ اور اگر اس وقت سے اب تک باقاعدہ طور پر ان ارشادات کی تعمیل کی جاتی تو نہ صرف ایک معتدبہ رقم جمع ہو چکی ہوتی بلکہ تعمیر مساجد کا کام نہایت سرعت سے جاری ہوتا۔

حضور نے فرمایا۔ اب پیشوں کو لیجئے مثلاً وکیل یہ کریں کہ فلاں مقدمہ میں مؤکل جو فیس ہمیں دے گا وہ ہم مسجد فنڈ میں دیں گے۔ اس پر سب وکلاء نے عہد کیا کہ:۔

(۱) ہم اپنی سالانہ آمدنی کی زیادتی کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں گے۔

(۲) اس سالانہ آمد کی زیادتی کے علاوہ ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ میں دیا کریں گے۔

حضور نے فرمایا:۔ ڈاکٹروں کی پریکٹس پر بھی یہی قانون جاری ہوگا۔

پس اے ڈاکٹر اور وکلاء صاحبان آپ اپنا محاسبہ فرمائیے؟ کہ کیا آپ نے اپنا عہد اس سال مئی میں ایفا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں "مسجد فنڈ" میں اپنی ادائیگی فرمائیے اور اس کی اطلاع مرکز میں دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

چندہ سیکنڈے نیوین مشن اور لجنات اماء اللہ

لجنات اماء اللہ کے ذمے نئے سیکنڈے نیوین مشن کے لئے تین ہزار روپے کی رقم لگائی گئی تھی اس چندہ کی تحریک پر دس ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ اب تک مستورات کی طرف سے -/۲۰۹۹/۹ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے (-/۹۰۵ روپے) بقایا ہے۔ مستورات نے جب بھی کسی قربانی کا موقعہ آیا ہمیشہ ہمیشہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے شاندار قربانیاں کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ چندہ لینے والی عہدہ داروں کی طرف سے تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں کہ جلد از جلد وہ اپنی لجنات سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں اور جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں کی مستورات کی خدمت میں گذارش کرتی ہوں کہ وہ براہ راست مجھے چندہ بھجوائیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک ایک پیسہ بھی چندہ وصول نہیں ہوا جو نہایت ہی قابل افسوس بات ہے۔ بعض بڑی بڑی لجنات مثلاً کراچی، سیالکوٹ، پشاور، گجرات، لائلپور، سرگودھا کی طرف سے ابھی تک کوئی چندہ وصول نہیں ہوا۔ اگر کسی بہن نے ان لجنات میں براہ راست چندہ بھجوا دیا ہو تو اطلاع دیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار جماعت کو ضروری اطلاع

اس دفعہ بھی ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو انصار کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ مقامی تقریری مقابلہ ہوگا۔ اس تقریری مقابلہ میں جو صاحب شمولیت فرمانا چاہیں وہ اپنے اسماء گرامی سے یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے پہلے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں اطلاع بھجوا دیں۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ

کامیابی

شیخ محمد صادق خلف الرشید شیخ محمد عبداللہ سہگل ٹھیکیدار سیالکوٹ (طالبعلم گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ) حکومت مغربی پاکستان کے منعقدہ پوسٹ میٹرک کلیریکل اینڈ کمرشل امتحان ۱۹۵۶ء میں صوبہ بھر میں اول رہے۔ اور شارٹ ہینڈ ٹائپ رائٹنگ میں آنرز حاصل کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار نے ایک نالش دیوانی دائر کی تھی۔ مقدمہ میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر فریق مخالف نے ہائیکورٹ میں اپیل کر دی۔ اس میں بحث ہو چکی ہے۔ صرف فیصلہ سنانا باقی ہے۔ بزرگان سلسلہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

امراؤ محمد احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راہوں (کھاریاں)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۶۰۳ میں اللہ داد ولد چوہدری راجہ خاں صاحب قوم چیچہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۵۰۳ E.B ڈاکخانہ چک ۵۲۹ ضلع ملتان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ ۲۴ ایکڑ غیر منقولہ جائداد جس کی قیمت -/۹۶۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد :۔ نشان انگوٹھا ۔ اللہ داد موصی مذکور
گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد :۔ محمد اشرف بقلم خود سکرٹری تعلیم

نمبر ۱۴۱۷۶ میں رسول بیگم زوجہ محمد منشی پٹواری قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔
مہر -/۴۰۰ زیور کانٹے طلائی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت -/۱۵۰ روپے کل رقم -/۵۵۰ روپے کی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل کر دوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔
اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

الامتہ ۔ رسول بیگم موصیہ گواہ شد صوفی علی محمد ۔ گواہ شد محمد منشی خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۲۴۳ میں چوہدری محمد سلیمان ولد چوہدری رحیم بخش قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود پور ضلع کرنال حال مہاجر تخت ہزارہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۵۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔
میں ضلع کرنال کا مہاجر ہوں ۔ اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے بدل کے طور پر ۲۰ کنال زمین مزارعہ بطور عارضی مستقل الاٹ ہے جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ڈیڑھ صد روپیہ ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی نہیں ۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی تا زیست وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی یا جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میرے ورثاء کے لئے یہ فرض ہوگا کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کریں ۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا محمد سلیمان موصی
گواہ شد :۔ راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ ساکن مڈھ رانجھا حال مدرس تخت ہزارہ ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد :۔ سید مہتاب شاہ دیہاتی مبلغ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا ۔

نمبر ۱۴۳۷۸ میں حمیدہ بیگم زوجہ مولوی قمر الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد روپیہ ہے زیور کوئی نہیں ہے ۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔

الامتہ حمیدہ بیگم
گواہ شد :۔ قمر الدین مولوی فاضل خاوند موصیہ
گواہ شد ۔ منیر الدین دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۳۸۰ میں سعید احمد خاں ولد بابو محمد عبداللہ صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت ربوہ حال وارد ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ چھاؤنی ڈاکخانہ سیالکوٹ چھاؤنی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان ۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے زندہ سلامت ہیں اور موصی ہیں (۲) اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۸۳ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی ۔

العبد :۔ سعید احمد خاں موصی
گواہ شد ۔ صوفی علی محمد ساکن گلھاٹوالی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد ۔ بشیر احمد خاں موصی ۲۶۲۱۱ عزیز منزل نزد جامعہ مسجد سیالکوٹ چھاؤنی ۔

نمبر ۱۴۳۸۱ میں سعیدہ بیگم زوجہ سعید احمد خاں قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ میرا حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ میرے پاس ۱/۲ ۳ تولہ زیور طلائی از قسم چوڑیاں (۱/۲ ۲ تولہ) کانٹا انگوٹھیاں (ایک تولہ) ہے ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ حق مہر سے میرے ذمہ حصہ وصیت -/۱۱۵ روپے بنتے ہیں اور زیور کا ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے مبلغ -/۵۰ روپے بنتے ہیں ۔ کل رقم -/۱۶۵ روپے بنتی ہے

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامتہ سعیدہ بیگم بقلم خود
گواہ شد سعید احمد خاں ۔ خاوند موصیہ
گواہ شد :۔ علی محمد ساکن گلھاٹوالی ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۴۳۸۳ میں شفیع محمد ولد عبدالعزیز قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن لودھراں ڈاکخانہ خاص ۔ ضلع ملتان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔
اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میری آمد بذریعہ ملازمت -/۵۱ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہا کروں گا ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

العبد شفیع محمد بقلم خود
گواہ شد ۔ محمد موسیٰ سیکرٹری مال بقلم خود لودھراں ضلع ملتان ۔
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ حال وارد لودھراں ضلع ملتان

نمبر ۱۴۳۸۴ میں عبدالرحیم ولد جان محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۸۴ ج ۔ ب ڈاکخانہ مرشد رود ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ کام کرتا ہوں ۔ جس میں سے مجھے -/۱۴ روپے ماہوار ملتے ہیں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔

العبد عبدالرحیم ولد جان محمد ۔ چک ۸۴ ج ۔ ب ضلع لائلپور ۔
گواہ شد :۔ نشان انگوٹھا غلام قادر چک نمبر ۸۴ ج ب مرشد رود ضلع لائلپور
گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب مرشد رود ضلع لائلپور

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرنیوالا کون ہے؟

"اعلان الحق" نامی ٹریکٹ کی اکثر باتیں سچی ہیں" آج سے ۴۳ سال قبل "پیغام صلح" کا اعتراف

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ "پیغام صلح" آجکل محبت و عقیدت کا جو اظہار کر رہا ہے۔ اس کی حقیقت واضح کرنے کے لئے ہم نے ۱۳ اگست کے الفضل میں پیغام صلح کو یاد دلایا تھا کہ وہ اور اس کے بزرگ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی زندگی میں آپ کی توہین کے مرتکب ہو کر آپ کو اذیت پہنچاتے رہے آج ۴۳ سال بعد یکایک اس کا آپ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار ہرگز خلوص پر مبنی نہیں ہے۔ اس ضمن میں ہم نے "اعلان الحق" نامی ٹریکٹوں کے بعض حوالے بھی پیش کئے تھے جو پیغام صلح کے بزرگوں نے حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں گمنام طور پر شائع کئے تھے اور جنمیں آپ پر

(۱) جماعت کو ذلّ و رسل میں مبتلا کرنے

(۲) فتنہ پردازوں کا آلۂ کار بننے

(۳) قوم کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر خلیفہ بننے اور

(۴) خود بینی و رعونت سے کام لینے

کے الزامات لگائے تھے اور اس طرح آپ کی توہین کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔

پیغام صلح نے ۲۲ اگست کی اشاعت میں اس امر سے صاف انکار کر دیا ہے کہ "اعلان الحق" نام کے ٹریکٹ اس کے بزرگوں کی طرف سے شائع کئے گئے تھے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے

"الفضل نے ان تین اقساط میں کسی "گمنام" "ٹریکٹ" اظہار الحق" سے بعض عبارتیں نقل کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ بزرگان لاہور نے حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں انہیں برا بھلا کہا اور ان کی خلافت پر نکتہ چینی کی۔ ہم ایڈیٹر الفضل کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ٹریکٹ بھی میاں صاحب کی پیدا کردہ جماعت انصار اللہ کے کارناموں کا ایک حصہ ہے خود ہی ٹریکٹ لکھ کر ایک گمنام شخص کی طرف سے ایسی طرز پر نکلوانا کہ وہ اصحاب لاہور کی طرف سے معلوم ہو۔ اور پھر خود ہی اس کا جواب انصار اللہ کی طرف سے شائع کرانا۔ یہ وہ سیاسی چالیں ہیں جو حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بزرگان جماعت لاہور کو بدنام کرنے کے لئے عموماً اختیار کی جاتی تھیں۔"

(پیغام صلح ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء)

آج تو "پیغام صلح" ان ٹریکٹوں کو اپنانے سے انکار کر رہا ہے۔ لیکن آج سے ۴۳ سال قبل اس نے "کھلی چٹھی بنام انصار اللہ" کے زیر عنوان ان ٹریکٹوں کو اپنانے کا حسب ذیل الفاظ میں اعلان کیا تھا:

"جو ٹریکٹ ہم نے دیکھے ہیں۔ اس میں ذرہ شک نہیں کہ اکثر باتیں ان کی سچی ہیں ..... ہمارے خیال میں یہی رائے تمام جماعت کی ہوگی اب قابل غور یہ امر ہے کہ ہمیں ان باتوں کی اصلاح کرنی چاہیئے یا خواہ مخواہ اپنے بے گناہ بھائیوں کو نشانہ طعن بنا کر ابتلاء میں ڈالنا چاہیئے"

(پیغام صلح ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء)

وہی "اعلان الحق" نامی ٹریکٹ جو حضرت خلیفہ اولؓ کی توہین سے لبریز تھے اور پیغام صلح کے نزدیک جن کی اکثر باتوں کے سچے ہونے میں ذرا برابر شک نہ تھا۔ آج وہی پیغام صلح انہیں "کسی" "گمنام ٹریکٹ" کے الفاظ سے یاد کر کے تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے اور بات یہ بنائی ہے کہ یہ خود انصار اللہ نے گمنام طریق پر شائع کئے تھے۔ اور انہیں ایسی باتیں لکھی تھیں کہ وہ اصحاب لاہور کی طرف سے معلوم ہوں پیغام صلح کا خیال ہے کہ اس طرح وہ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنی گذشتہ کارگذاریوں پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن اسے سوچنا چاہیئے کہ آخر ہر سمجھدار آدمی پوچھ سکتا ہے کہ اگر یہ بات تھی تو اس نے اولاً اس پر سے پردہ اٹھانے کی بجائے کیوں ان ٹریکٹوں کی تائید کر کے اور ان کی باتوں کو جن سے حضرت خلیفہ اولؓ کی توہین لازم آتی تھی سچ گردان کر حضرت خلیفہ اولؓ کو اس حد تک دکھ پہنچایا کہ آپ کو فرمانا پڑا:۔

"پیغام صلح میں کھلی چٹھی لکھی گئی ہمارے دوستوں کو اسلئے بہت ہی خون جگر پینا پڑا اگر پہلے انتظام ہوتا تو اس کا ہاتھ پکڑا جا سکتا تھا" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ بحوالہ پیغام صلح ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء)

"پیغام صلح" کی اس نئی ایچ پیچ پر جو اس نے اپنی دل آزار اور توہین آمیز روش پر پردہ ڈالنے کے لئے اب نکالی ہے وہی مثل صادق آتی ہے۔

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے (ص)

مسٹر سرکار کو ۳۱ اگست تک اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی ہدایت

اسمبلی کا اجلاس نہ بلایا گیا تو متبادل حکومت قائم کی جائے گی

کراچی ۲۵ اگست۔ مرکزی حکومت نے وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر ابو حسین سرکار سے کہا ہے کہ وہ گورنر کو ۳۰ اگست سے پہلے پہلے صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کا مشورہ دیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وزیر اعلیٰ کو ارکان اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے یا نہیں۔ وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں ناکام رہے یا ۳۱ اگست تک اسمبلی کا اجلاس نہ بلایا گیا تو صوبائی گورنر متبادل حکومت کے قیام کے لئے فوری قدم اٹھائیں گے۔

وزیر اعظم نے کہا ہے "چونکہ ۳۱ اگست تک بجٹ پر مناسب بحث کے لئے کافی وقت نہیں ہوگا۔ اس لئے اواخر ستمبر تک ایک ماہ کے لئے بجٹ کی منظوری دینے کی غرض سے آئین کی دفعہ ۱۹۳ کے تحت فرمان جاری کرنا پڑے گا۔

نئی حکومت کے قیام کی صورت میں اسے ستمبر کے آخر تک بجٹ منظور کرا کے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اسے ارکان اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔

ذرائع ذمہ دار مرکزی کابینہ میں متحدہ محاذ کے ایک وزیر نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت تبدیل ہو جانے سے بسر دست مرکزی حکومت کی ہیئت ترکیبی متاثر نہیں ہوگی۔

درس قرآن کریم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اب باقاعدہ درس قرآن کریم شروع کر دیا ہے جو کہ ہر روز بعد نماز عصر محلہ دار الرحمت غربی میں ہوتا ہے۔ ربوہ کے مقامی احباب تشریف لا کر مستفید ہوں۔ (خاکسار محمد سعید پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ)

سیفٹی ایکٹ کے نظر بندوں کی درخواستیں مسترد

ڈھاکہ ۲۵ اگست۔ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے قومی اسمبلی کے رکن سردار فضل کریم صوبائی اسمبلی کے ارکان اور سیفٹی ایکٹ کے سات دوسرے نظر بندوں کی طرف سے دائر کردہ ہیبس کارپس درخواستیں مسترد کرتے ہوئے ان کی نظر بندی کو بالکل قانونی قرار دیا ہے۔

(۴) "اعلان الحق" نامی ٹریکٹ کے حوالے تو ہم نے نمونے کے طور پر پیش کئے تھے۔ ورنہ پیغام صلح کے بزرگوں کے نزدیک تو نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضدی، متلون مزاج، شخصی حکومت و جاہت کے دلدادہ۔ تکبر و نخوت کے مجسمہ اور سلسلہ کو تباہ کرنے والے تھے۔ پیغام صلح انکار کرے کہ اس کے بزرگوں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یہ توہین آمیز الفاظ کبھی استعمال نہیں کئے۔ ہم انشاء اللہ نام بنام خود اس کے بزرگوں کی تحریرات سے اس کا ثبوت پیش کریں گے۔ اور پیغام صلح کے لئے کوئی جائے مفر نہ ہوگی اور یہ بات بھی کھل جائے گی کہ "اعلان الحق" نامی ٹریکٹ کسی اور نے شائع کئے تھے یا خود پیغام صلح کے انہی بزرگوں کا یہ کارنامہ تھا۔

پٹ سن کی پالیسی کا اعلان

کراچی ۲۴ اگست۔ آج ۵۷-۱۹۵۶ء کے لئے پٹ سن کی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے پٹ سن بورڈ نے اس سال مارچ میں جو کم سے کم برآمدی قیمتیں مقرر کی تھیں۔ مرکزی حکومت نے آئندہ مدت میں بھی انہیں کو بحال رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قیمتیں اکاسی پونڈ سٹرلنگ فی ٹن ہیں۔ لمبے ریشے کے پٹ سن کی برآمدی ڈیوٹی میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ لیکن کٹنگوں اور سستی کے ٹکڑوں کی برآمدی ڈیوٹی پانچ روپے سے بڑھا کر دس روپے فی گانٹھ کر دی گئی ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق اس مہینے کے پہلے پندرھواڑے میں مشرقی پاکستان سے پٹ سن کی ساڑھے تین لاکھ گانٹھیں برآمد کی گئیں سب سے بڑا خریدار مغربی جرمنی ہے۔ جس نے نرسٹھ ہزار گانٹھیں خریدیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الوہاب سلمہا ابھی تک بیمار ہے۔ ۱۵ سال سپیشل ٹوریم میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے جلد تر اسے کامل شفا بخشے۔ خاکسار خود بھی لمبے عرصہ سے اعصابی کمزوری و بلڈ پریشر سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔ احباب دعاؤں میں یاد رکھ کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

خاکسار قاضی عبد اللہ پنشنر دار الصدر ربوہ